ایک حدیث

نصیحتِ مسیحؑ

سیدنا عیسیٰ کی زبان سے نکلی ہوئی ایک نصیحت کو حضور اکرمؐ اپنی زبان سے یوں ادا فرماتے ہیں :-

ان عیسی بن مریم کان یقول لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فتقسو قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ ولکن لا تعلمون ، ولا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم ارباب انظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی ومعافی ، فارحموا اھل البلاء واحمدوا اللہ علی العافیة (رواہ رزین عن مالک)

حضرت مسیح فرمایا کرتے تھے کہ ذکر الٰہی سے خالی ہو کر زیادہ باتیں نہ بنایا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہوتا ہے لیکن تم اس حقیقت کو سمجھتے نہیں - اور تم لوگوں کے گناہوں کو اسی طرح نہ دیکھو کہ گویا تم رب ہو بلکہ اپنے گناہوں پر اسی طرح نظر رکھو کہ جیسے تم بندے ہو - انسان آزمائشوں میں بھی پڑتا ہے اور عافیت بھی حاصل کرتا ہے - لہٰذا آزمائش والوں پر رحم کرو - اور عافیت پر اللہ کا شکر ادا کرو -

اس روایت میں سب سے پہلی غور طلب بات یہ ہے کہ اسلام تنہا وہی پیغام نہیں جو حضورؐ لائے ہیں بلکہ ہر پیغمبر کا دین اسلام ہی رہا ہے - حضورؐ کے لائے ہوئے اسلام کا یہ دعویٰ نہیں کہ کسی پیغمبر کے پاس کوئی خوبی نہیں یا ساری خوبیاں ہمارے ہی اسلام میں آگیا بلکہ محمدی اسلام کا پیغام یہ ہے کہ خوبیاں سارے جہان میں بکھری ہوتی ہیں اور ساری خوبیاں ہماری ہی دولت ہیں - سچا اسلام وہ ہے اسے یہ ساری دولت سمیٹ لینی چاہیئے خواہ وہ کہیں بھی ہو - الحکمة ضالة المومن (حکمت و دانائی کی باتیں مومن کی گم شدہ دولت ہے) وہ جہاں بھی ملے اسے حاصل کر لینا چاہیئے - اس حقیقت کی اس سے بڑھ کر اور کون سی واضح دلیل ہو سکتی ہے کہ حضور اکرمؐ سیدنا مسیح کی بیان کی ہوئی حکیمانہ نصیحت کو ان ہی کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں

آنحضورؐ کی اس ادا میں ہمارے لئے دو نصیحتیں ہیں - ایک یہ کہ اگر کسی کو کسی دوسری شخصیت سے عقیدت ہو تو اسی کے واسطے سے ہی مرویات تو مان لے مقصد کسی شخصیت سے وابستہ کرنا یا اس کی عقیدت سے ہٹانا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اصل غرض صحیح عقیدہ کو دلنشین کرنا ہے -

دوسری نصیحت اس میں یہ ہے کہ صحیح بات جس کی زبان سے بھی نکلے اسے درست سمجھنا چاہیئے - ہمارے موجودہ معقد کے

لیڈروں اور مصنفوں کے لئے حضور کا یہ طرز عمل بہت عبرت آموز ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ:۔

(۱) ہماری قوم میں بات سے زیادہ شخصیت مانی جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ معقول سے معقول بات اگر کسی ایسے شخص کی زبان سے نکلے جس سے ہمیں حسن ظن نہیں تو اس میں سو طرح کے کیڑے نکالنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور اگر وہی بات کوئی ایسا شخص کہہ دے کہ جس سے ہمیں حسن عقیدت ہو تو آفرین اور سبحان اللہ کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ صرف اسی قدر نہیں بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جس شخص سے ہمیں حسن ظن پیدا ہو جائے اس کی لچر باتوں کی بھی تعریفیں ہوتی ہیں اور اگر کوئی شک و شبہ ظاہر کرے تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اس لچر بات کی سو سو تاویلات و توجیہات میں وقت و کاغذ ضائع کرتے ہیں

(۲) پھر ہم میں سے بعض لوگوں کو یہ بھی مغالطہ ہوتا ہے کہ جتنی معقول باتیں ہو سکتی ہیں وہ صرف ہماری ہی زبان سے نکلنی چاہئیں۔ دوسروں کو اس کا حق حاصل نہیں۔ اگر کوئی شخص معقول بات لکھتا ہے تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اس نے وہ بات ضرور مجھ سے سنی ہے یا میں جو کچھ لکھ چکا ہوں اسی سے اس نے سرقہ کیا ہے

یہ دونوں قسم کے نقص ہمارے مصنفوں اور لیڈروں میں بافراط پائے جاتے ہیں اور حضور اکرمؐ کا طرز عمل ان دونوں طرح کی خامیوں کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ حضور کی زبان سے تمام قسم کے حکیمانہ کلمات نکلے ہیں اگر ان کلمات کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیتے تو کون اس کی تکذیب کر سکتا تھا؛ لیکن نہیں۔ جو حقیقت تھی وہی حضور نے بیان فرمائی۔ یہ تو سیدنا مسیح ہیں حضور نے غیر پیغمبروں (حکیم لقمان) اور اہل جاہلیت (مثلاً لبید) تک کے اچھے اقوال کو ان ہی کی طرف منسوب کر کے بیان فرمایا ہے۔

——— اب آیئے اصل حدیث مسیحؑ کی طرف۔

پہلی نصیحت سیدنا مسیح کی یہ ہے کہ ذکر الہی سے الگ ہو کر زیادہ باتیں نہ بنایا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہوتا ہے جسے تم نہیں سمجھتے   یہ حقیقت محتاج بیان نہیں کہ ذکر الہی کا یہ مطلب نہیں کہ ہر وقت اللہ اللہ کرتے رہو اور کوئی دوسری بات نہ کرو بلکہ اس کی غرض صرف اتنی ہے کہ خدا ہر آن پیش نظر رہے اور جو بات بھی کرو وہ خدا ہی کے لئے ہو یعنی اس کا مقصد اعلے ہو اور اس کا رُخ اللہ کی طرف ہو۔ اس سے ہٹ کر جو بات بھی کی جائے گی وہ ایسی خالص دنیوی بات ہو گی جو تمہارے مقصود اللہ نہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ اقدار کی حامل نہ ہو گی۔ ایسی باتوں کا نتیجہ وہی ہے جو سیدنا مسیحؑ نے فرمایا کہ دل سخت ہو جائیں گے اور ظاہر ہے کہ سخت دل انسان خدا سے دور ہی ہے لیکن یہ سختی دل ایسی نہیں ہوتی جسے ٹٹول کر معلوم کر لیا جائے۔ یہ تو ایک روحی اندرونی ادراک ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ لیکن دل کی سختی مسلط ہونے کے بعد سخت دل انسان کو اس کا احساس نہیں ہوتا۔ اسی حقیقت کو سیدنا مسیح یوں فرماتے ہیں کہ "لیکن تم اسے سمجھتے نہیں"۔

پھر حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ لوگوں کے گناہوں کو تم اس طرح نہ دیکھا کرو کہ گویا تم رب ہو بلکہ اپنے گناہوں پر اس طرح نظر رکھو کہ جیسے تم بندے ہو۔

طرح نظر رکھو کہ جیسے تم بندے ہو۔

انسانوں میں یہ نقص ہر دور میں رہا کیا ہے لیکن شاید ہمارے دور میں کچھ زیادہ ہو گیا ہے۔ ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ اسلام صرف ہمارے نام الاٹ ہو چکا ہے لہٰذا ہمارے سوا تمام لوگ فاسق ہیں اور ان فاسقوں پر متکبرانہ انداز کا نوٹس لینا ہمارا فرض ہے۔ گویا ہمیں اسی کام کے لئے خدا نے مبعوث کیا ہے کہ ہر ایک کی پگڑی اچھالتے رہیں۔ اپنے ہر نقص کو چھپائیں اور دوسروں کے تمام عیوب و نقائص کو کھود کھود کر نکالیں اور زمانے بھر میں اس کی تشہیر کریں نہی عن المنکر اور امر بالمعروف بڑی ضروری چیزیں ہیں لیکن ان کا انداز ہمدردانہ اور مصلحانہ ہونا چاہیئے نہ کہ مفسدانہ متکبرانہ۔ یہی انانیت اور اندازِ کبر ہے، جو اپنے نقائص پر ایک بندۂ عاجز کی طرح دیکھنے نہیں دیتا اور دوسروں کے عیوب پر رب کی طرح نگاہ ڈالے رہنے پر ابھارتا ہے۔

پھر آگے سیدنا مسیحؑ فرماتے ہیں کہ آزمائش اور آسائش دو تمام چیزیں ہیں۔ جو ہر انسان پر وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔ تمہارا انداز یہ نہ ہونا چاہیئے کہ کسی مصیبت زدہ کی مصیبت پر خوشی محسوس کرو یا اس سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اور دباؤ بلکہ اس کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ کر اس پر رحم کرو۔ ورنہ یہ سمجھ لو کہ کبھی تم بھی ابتلاء کے چکر میں آ ؤ گے اور ہمیشہ عیش و راحت میں نہیں رہو گے۔ پس جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ ورنہ جو کچھ آج تم دوسروں کے لئے کرو گے وہی کل تمہارے سامنے آئے گا۔ لہٰذا اپنی عافیت کی طرح دوسروں کی عافیت پر بھی شکرِ الٰہی ادا کرو اور دوسرے کی مصیبت و آزمائش کے وقت تمہاری نگاہِ رحمت بالکل اسی انداز کی ہو جیسی کہ تم اپنی ابتلا کے وقت دوسروں سے توقع کرتے ہو۔

حضور اکرمؐ نے اسی مضمون کو دوسرے انداز میں یوں ادا فرمایا ہے کہ لا یؤمن احدکم حتیٰ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہٖ (تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومنِ کامل نہیں ہو سکتا ہے جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ نہ چاہے جو وہ خود اپنے لئے چاہتا ہے)

مقام سنت

مصنفہ محمد جعفر شاہ پھلواروی ندوی

قیمت دو روپے

اسلام اور رواداری

مصنفہ رئیس احمد جعفری ندوی

قیمت چھ روپے

ملنے کا پتہ :- ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۲- کلب روڈ - لاہور